نماز کی ترغیب

نماز میں کاہلی پر حتی المقدور امر بالمعروف ونہی عن المنکر ضروری ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ!

(۱) آیت ﴿قُوۡا اَنۡفُسَكُمۡ وَاَهۡلِيۡكُمۡ نَارًا﴾(۱) کی بنا پر گھر کے افراد کو نصیحت کرتا ہوں، لیکن باوجود نصیحت اور توبیخ کے نماز میں کاہلی کرتے ہیں، کیا مجھ پر اس کے بعد کوئی گناہ ہوگا؟

(۲) گھر کے افراد اگر چہ نماز پڑھتے ہیں، لیکن اوقات کی پابندی نہیں کرتے ہیں، کیا اوقات کی پابندی ضروری نہیں؟ بینوا توجروا۔

(المستفتی: علی اکبر، پٹن کلاں، آزاد کشمیر)

الجواب

(۱) ﴿لاَ يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا﴾(۲) آپ پر نصیحت اور کوشش کرنے کے بعد گناہ نہیں۔

(۲) ضروری ہے۔(۳) وهو الموفق (فتاویٰ فریدیہ: ۲/۱۴۰-۱۴۱)

نماز قائم کرنا حکومتِ اسلامی کا پہلا فرض ہے:

سوال (۱) کیا اسلامی نظام کا نفاذ بغیر قیام نماز کے ممکن نہیں؟

---

(۱) سورة التحريم: ٦۔

(۲) قال العلامة جلال الدين السيوطي: لما نزلت الآية التي قبلها شك المؤمنون من الوسوسة وشق عليهم المحاسبة بها فنزل: " لاَ يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا "أي ما تسعه قدرتها،" لَهَا مَا كَسَبَتۡ "من الخير أي ثوابه" وَعَلَيۡهَا مَا اكۡتَسَبَتۡ "من الشر أي وزره ولا يؤاخذ أحد بذنب أحد ولا بما لم يكسبه مما و سوست به نفسه. (تفسير الجلالين: ٤٥/١ ـ السورة: ٣، الركوع: ٨، سورة البقرة: ٢٨٦)

(۳) قال العلامة سيد أحمد الطحطاوي: (والأوقات أسباب ظاهرًا تيسرًا) اعلم أن الأوقات لها جهات مختلفة بالحيثيات فمن حيث أن الصلاة لاتجوز قبلها وإنما تجب بها أسباب ومن حيث أن الأداء لايصح بعدها؛ لاشتراط الوقت له وإنما تكون قضاء ، الخ. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، كتاب الصلاة، ص: ٩٣)

الجواب

نماز کے بغیر اسلامی نظام کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔(۱)

(۲) کیا جو حکومت اپنے کو اسلامی کہتی ہے، اس کا پہلا فرض نماز کا حکم اور اس پر سزا کے قانون نافذ کرنا نہیں؟

الجواب

پہلا فرض یہی ہے۔(۲)

(۳) اگر حکومت ایسا نہیں کرتی، تو کل قیامت میں ان تمام بے نمازیوں کے گناہوں کا بوجھ کس کے سر ہوگا؟

الجواب

بوجھ تو بے نمازیوں کے ذمہ ہوگا، (۳) تاہم نظام صلوٰۃ قائم نہ کرنے کا گناہ حکومت کو ملے گا، اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف کر دے، تو اس کا کرم ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۱۹۱/۳)

ترغیب نماز کی چند صورتیں:

سوال (۱) کیا قبل اذان مسلمانوں کو ان کے گھروں پر جا کر نماز کے لئے بلانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(۲) چند شخصوں کو ایک جگہ آواز ملا کر ایسے اشعار پڑھنا، جس میں نماز کی ترغیب اور مسلمانوں کو مساجد میں چلنے کی تاکید ہو۔ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(۳) اگر کوئی شخص باوجود کوشش کے پھر بھی نماز پڑھنے سے انکار کر دے، تو ایسے شخص کا بائیکاٹ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

جائز ہے، اور تعاون میں تحریص علی العبادۃ کی ایک نوع ہے۔

﴿تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوىٰ﴾ الآية .(۴)

---

(۱) ﴿اَلَّذِيْنَ اِنْ مَكَّنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ﴾.(سورة الحج: ٤١)

قال عثمان بن عفان: فينا نزلت. (تفسير ابن كثير، تفسير قوله تعالىٰ: الذين إن... : ٤٣٦/٥، دار طيبة) انيس)

(۲) عن ثوبان قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "استقيموا ولن تحصوا واعلموا أن خير أعمالكم الصلاة ولن يحافظ على الوضوء إلا مؤمن". (سنن النسائی، كتاب الصلاة، جماع مواقيت الصلاة، باب خير أعمالكم الصلاة (ح: ٢٠٨١)/ الموطا للإمام مالك بلاغاً (٨١)/ سنن ابن ماجة، باب المحافظة على الوضوء، كتاب الطهارة (ح: ٢٧٧)/ مسند الروياني، سالم بن أبى جعد عن ثوبان (ح: ٦١٥)/ سنن الدارمی، باب ماجاء فی الطهور (ح: ٦٨١) انيس)

(۳) ﴿لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرىٰ﴾.(سورة الأنعام: ١٦٤) أى لا تحمل حاملة ثقل أخرىٰ، أى لا تؤخذ نفس بذنب أخرىٰ، بل كل نفس مأخوذة بجرمها ومعاقبة بإثمها. (الجامع لأحكام القرآن، تفسير قوله تعالىٰ: لا تزر... : ١٤٢/٧) انيس

(۴) سورة المائدة: ٦۔

(۲) آواز ملا کر پڑھنا مناسب نہیں، ویسے ہی پڑھیں، تو مضائقہ نہیں۔ ترغیب جہاد وترغیب صلوٰۃ وغیرہ کے لئے ایسا کرنا مستحسن ہے۔

(۳) تعزیراً اگر کچھ دنوں کے لئے مسلمان ایسا بھی کریں، تو جائز ہے۔لیکن اگر وہ اس پر بھی باز نہ آئے، تو ہمیشہ کے لئے یہ صورت قائم نہ رکھیں، بلکہ جب اس کی ہدایت سے مایوسی ہوجائے، تو پھر ایسے حقوق جو عام مسلمان کے لئے شرعاً عائد ہوتے ہیں، مثلاً سلام وکلام، عیادت مریض اور نماز جنازہ وغیرہ، ان کو جاری کردیں۔ البتہ خصوصی تعلق میل جول، نکاح شادی، کھانا کھلانا وغیرہ، اس میں اس وقت تک ہرگز نہ کریں، جب تک توبہ نہ کریں۔

البتہ درصورت تعزیر وقطع تعلقات مذکورہ بھی بیوی کے لئے اجازت نہیں ہے کہ وہ خاوند کی اطاعت جائز معاملات میں چھوڑے۔

قال فی أتحاف الأبصار والبصائر فی ترتیب الأشباہ والنظائر، ص: ۱۰۹، مصری:

"ویکرہ معاشرۃ من لایصلی ولو کانت زوجتہ إلا إذا کان الزوج لایصلی لم یکرہ للمرأۃ معاشرتہ" کذا فی نفقات الظہیریۃ. (۱)(امداد المفتین: ۲/۲۶۹-۲۷۰)

ترغیب کی نیت سے دوسروں کو اپنی نماز بتلانا:

سوال: میں الحمدللہ! پانچ وقت کی نمازی ہوں، میں اپنی دوستوں کو اپنی نمازوں کے بارے میں صرف اس نیت سے بتاتی ہوں کہ شاید یہ لوگ بھی میری دیکھا دیکھی، نماز پڑھنا شروع کردیں، کہیں اس طرح کی نیت سے گناہ تو نہیں ہوتا؟

الجواب

نہیں، بلکہ کار ثواب ہے۔ (۲)(آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳/۱۹۲-۱۹۳)

نماز کے لئے زبردستی کرنا:

سوال: کوئی کسی کا زبردستی ہاتھ پکڑتا ہے اور کہتا ہے کہ 'نماز کا وقت ہوگیا، نماز پڑھو'، وہ جواب دیتا ہے کہ 'میں مسلمان ہوں، میں نمازی ہوں، لیکن اس وقت مجھے سخت ضروری کام ہے، اس لئے کہ میں نوکر ہوں، دوسری مسجد میں پڑھ لوں گا'۔ یہ کہتے ہی اس کو مارتے ہیں وہ بھی اس کو مارنے لگتا ہے، اپنی جان بچانے کے واسطے آخر باہم تنازع ہوا، اس تنازع کے بعد بھی نماز نہیں پڑھی۔ کیا اس طرح جبراً نماز پڑھانا اور کوشش کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

---

(۱) الأشباہ والنظائر، کتاب الرھن. انیس

(۲) عن أبی ہریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رجل: یا رسول اللّٰہ! الرجل یعمل العمل فیسرہ فإذا اطلع علیہ أعجبہ ذلک؟ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: لہ أجران، أجر السّر وأجر العلانیۃ'. (سنن الترمذی، باب عمل السر (ح: ۲۳۸۴)/ سنن ابن ماجۃ، باب الثناء الحسن (ح: ۴۲۲۶)/ حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء: ۸/۲۵۰)

الجواب ــــــــــــــــ حامدا و مصلیاً

امر بالمعروف اور نماز وغیرہ احکام شرعیہ کی تبلیغ بہت اچھی چیز ہے، لیکن جہاں تک ہو سکے، نرمی اور شفقت سے تبلیغ کرنی چاہئے۔ ایسا کوئی کلمہ زبان سے نہ کہے، جس سے سننے والے کو طیش آئے اور اشتعال ہو کر سخت کلامی یا لڑائی تک نوبت پہنچے، کیونکہ اس سے بسا اوقات دوسرا آدمی نماز سے یا اس کی فرضیت سے بالکل انکار کر دیتا ہے اور کبھی مقدمہ بازی بھی ہو جاتی ہے۔ یہ چیز آداب تبلیغ کے خلاف ہے، بلکہ سوچ سمجھ کر اس طرح کہنا چاہئے کہ اس کا دل نرم ہو جائے اور انکار کرنے اور بہانہ کرنے کا بھی اس کو موقع نہ ملے، (۱) اور سختی کرنے اور طریق مذکور اختیار کرنے سے لوگوں کو وحشت اور نفرت ہوگی۔

قال اللّٰہ تعالیٰ: ﴿وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لاَ نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ﴾ الآية. (۲)

اور پھر جب ایک شخص کے متعلق علم ہو کہ وہ نمازی ہے، نیز وہ خود اقرار کرتا ہے کہ مجھے عجلت ہے، میں نمازی ہوں اور دوسری مسجد میں نماز پڑھوں گا، تو اس پر جبراً تشدد کرنا کہ مار پیٹ اور تنازع ہو، ہرگز نہیں چاہئے۔

البتہ اپنی اولاد وغیرہ جس پر ان کا کچھ اثر ہو تو اس کو، مناسب طریقہ سے سمجھانے اور سعی کرنے کے بعد شریعت نے کسی قدر سختی کرنے اور مار کر نماز پڑھانے کو بھی کہا ہے، (۳) بشرطیکہ وہ سختی اور مار بھی تحمل سے زیادہ نہ ہو، نیز اس سے فتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔ (۴)

(هي فرض عين على كل مكلف) ... (وإن وجب ضرب ابن عشر عليها بيد لا بخشبة) آه. (الدر المختار) (۵) فقط واللّٰه سبحانه تعالىٰ أعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم، سہارنپور۔ ۹/۴/۱۳۵۷ھ

صحیح: عبد اللطیف، مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۲/ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۳۱۵-۳۱۷)

(۱) قال اللّٰه تعالىٰ: ﴿أُدْعُ إِلَى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ، إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهِ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ﴾ (سورة النحل: ۱۲۵)

"يقول اللّٰه تعالىٰ آمرًا رسوله محمدًا صلى اللّٰه عليه وسلم: أي أن يدعو الخلق إلى اللّٰه بالحكمة، قال ابن جرير: هو ما أنزله عليه من الكتاب والسنة والموعظة الحسنة: أي بما فيه من الزواجر والوقائع بالناس ذكرهم، ليحذروا بأس اللّٰه تعالىٰ". (تفسير ابن كثير، تفسير سورة النحل: ۶۱۳/۴، دار طيبة. انيس)

(۲) سورة آل عمران: ۱۵۹۔

(۳) عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده رضى اللّٰه تعالىٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: "مروا أولادكم وهم أبناء سبع سنين، واضربوهم عليها وهم أبناء عشر، وفرقوا بينهم في المضاجع". (سنن أبي داؤد، كتاب الصلوٰة، باب متى يؤمر الغلام بالصلوٰة: ۷۱/۱، دار الحديث، ملتان) (شرح السنة للبغوی، باب فی مرابض الغنم (ح: ۵۰۵) انيس)

(۴) "(قوله: ضرباً فاحشاً): قيد به؛ لأنه ليس له أن يضربها في التأديب ضرباً فاحشاً: وهو الذي يكسر العظم أو يحرق الجلد أو يسوده، كما في التاتارخانية". (رد المحتار، كتاب الحدود، باب التعزير: ۷۹/۴، سعيد)

(۵) تنوير الأبصار مع الدر المختار على صدر رد المحتار، كتاب الصلوٰة: ۳۵۲/۱، سعيد

نماز کے لئے زور زبردستی کرنا:

سوال: دورحاضر میں جب مسلمانوں نے فرائض مذہبی کو قطعی پس پشت ڈال رکھا ہے اوران کو فرائض مذہبی کو انجام دینے کی تنبیہ کی جاوے، تو برامانتے ہیں، اگرکسی محلّہ میں سمجھوتہ ہوجائے اوراتفاق ہوجائے کہ جوشخص نماز روزہ ادانہیں کریگا، اس کواول تو سمجھانے کی کوشش کی جاوے، اس پربھی نہ مانے توزدوکوب کرکے اداکرایا جائے اورزبردستی نماز پڑھائی جائے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ زبردستی نماز پڑھوانے والوں پرشرعاً گناہ توصادر نہیں ہوتا؟

الجواب ــــــــــــ حامدا و مصلیاً

نماز فرض عین ہے، اس کا منکر کافر ہے اور تارک فاسق ہے، (۱) یہی حکم روزہ کا ہے۔ (۲) اوراحکامِ شرعیہ کی تبلیغ بھی ضروری ہے۔ (۳) پس بے نمازی کو اولاً مسئلہ بتا کر نرمی سے سمجھانا ضروری ہے، اگر وہ مان جائے اور نماز پڑھنے لگے، تو اس پرسختی کی حاجت ہی نہیں اور جوشخص نہ مانے اوراس پراپنا اثر اورقدرت بھی ہو تو حسب استطاعت، شریعت نے اس پرسختی کا بھی حکم فرمایا ہے، بشرطیکہ کوئی فتنہ نہ ہو، اگرکوئی اورفتنہ ہو، مثلاً وہ نماز کی فرضیت کا انکار کردے اوراہل

---

(۱) عن ابن عباس قال: فرض اللّٰه الصلاة على لسان نبيكم صلى اللّٰه عليه وسلم فى الحضر أربعا وفى السفر ركعتين وفى الخوف ركعة. (الصحيح لمسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافر وقصرها (ح:٦٨٧) انيس)

(هى فرض عين علىٰ كل مكلف) ... (ويكفر جاحدها) لثبوتها بدليل قطعي، (وتاركها عمدًا مجانةً) أى تكاسلاً فاسق". (الدر المختار علىٰ صدر ردالمحتار، كتاب الصلاة: ١/ ٣٥١-٣٥٢، سعيد)

"الصلاة فريضة محكمة، لايسع تركها، ويكفر جاحدها"، كذا فى الخلاصة. (الفتاوىٰ العالمگيرية، كتاب الصلاة: ١/ ٥٠، رشيدية)

(۲) "اعلم أن صوم رمضان فريضة، لقوله تعالىٰ: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ﴾ وهى علىٰ فرضيته انعقد الإجماع". (الهداية، كتاب الصوم: ١/ ٢١١، مكتبة شركة علمية، ملتان)

(۳) قال أبوبكر: "أكد اللّٰه تعالىٰ فرض الأمر بالمعروف والنهى عن المنكر فى المواضع من كتابه، وبينه رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فى أخباره متواترة عنه فيه، وأجمع السلف وفقهاء الأمصار علىٰ وجوبه، وإن كان قد تعرض أحوال من التقية يسع معها السكوت، فمما ذكره اللّٰه تعالىٰ حاكياً عن لقمان: ﴿يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلٰوةَ، وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ، وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَاصْبِرْ عَلٰى مَا أَصَابَكَ، اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ﴾ (سورة لقمان: ١٧) وإنما حكى اللّٰه تعالىٰ لنا ذلك عن عبده لنقتدى به وننتهى إليه. وقال تعالىٰ فيما مدح به سلف الصالحين من الصحابة: ﴿التَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ﴾ إلىٰ قوله ﴿الْآمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ﴾" (سورة التوبة: ١١٢) وقال تعالىٰ: ﴿كَانُوْا لاَ يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ، لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ﴾ (سورة المائدة: ٧٩) "عن أبى سعيد الخدرى رضى اللّٰه تعالىٰ عنه قال: سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقول: "من رأى منكم منكرًا فاستطاع أن يغيره بيده، فليغيره بيده فإن لم يستطع فبلسانه، فإن لم يستطع فبقلبه، وذلك أضعف الإيمان". (أحكام القرآن للجصاص: ٢/ ٦٨٢-٦٨٣، قديمى)

والحديث رواه مسلم فى صحيحه، كتاب الإيمان، باب بيان كون النهى عن المنكر من الإيمان. انيس

محلّہ کو اتنی قدرت نہ ہو کہ زبردستی نماز پڑھا سکیں، یا اس سختی کی بنا پر وہ مقدمہ کرے اور اس میں ناقابل برداشت مضرت پہنچے، جس سے آئندہ تبلیغ کا سلسلہ ہی بند ہو جائے، یا اس کشاکش کو دیکھ کر دوسرے لوگ تبلیغ کرنا چھوڑ دیں اور آپس میں منافرت وکشیدگی پیدا ہو جائے کہ ایک دوسرے سے حسد کرے اور درپے آزار ہو جائے، تو پھر سختی نہیں چاہئے، نہایت نرمی اور خوش اخلاقی سے کام کرنا چاہئے۔

قال اللّٰہ تعالیٰ: ﴿وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ﴾ الآية. (۱)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ!

''اولاد کو جب وہ دس برس کی ہو جائے اور نماز نہ پڑھے، تو مار کر نماز پڑھاؤ''۔

نیز یہ بھی آیا ہے کہ!

''تم میں سے جب کوئی معصیت کو دیکھے، تو اسے چاہئے کہ ہاتھ سے روک دے، اگر ہاتھ سے روکنے کی قدرت نہ ہو، تو زبان سے روک دے، اگر زبان سے بھی روکنے کی قدرت نہ ہو، تو مجبوراً دل سے برا سمجھے اور یہ ایمان کا سب سے کم درجہ ہے''۔

''قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم: ''مروا أولادکم بالصلوٰة وهم أبناء سبع سنین، و اضربوهم علیها وهم أبناء عشر سنین، وفرقوا بینهم فی المضاجع''. (رواه أبوداؤد) (۲)

''عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم قال: ''من رأی منکم منکرًا فلیغیره بیده، فإن لم یستطع فبلسانه، فإن لم یستطع فبقلبه، وذٰلک أضعف الإیمان''. (رواه مسلم) (۳) **فقط واللّٰہ سبحانه تعالیٰ أعلم**

حررہ العبد محمود عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۵/۴/۷/۱۳۵۷ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، مفتی مدرسہ ہذا۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۳۱۷/۵-۳۱۹)

نماز پڑھنا کسی کے کہنے پر موقوف ہے یا نہیں:

سوال: کسی عالم صاحب نے کہا کہ تم کو نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا ہوگا۔ اس پر اس نے جواب دیا کہ میرا جی

(۱) سورة آل عمران: ۱۵۹.

(۲) سنن أبی داؤد، کتاب الصلوٰة، باب متی یؤمر الغلام بالصلوٰة: ۷۱/۱، دار الحدیث، ملتان) (ح: ۴۹۵)

عن عبد الملک بن ربیع عن أبیه عن جده قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم: علموا الصبی الصلاة ابن سبع سنین واضربوه علیها ابن عشر. (سنن الترمذی، الصلاة، باب ماجاء متی یؤمر الصبی الصلاة (ح: ۴۰۷)/ المستدرک للحاکم، کتاب الصلاة، علموا الصبی الصلاة ابن سبع (ح: ۹۸۷)/ الصحیح لابن خزیمة، کتاب الصلاة، جماع أبواب صلاة الفریضة عند العلة تحدث، باب أمر الصبیان... (ح: ۱۰۰۲) انیس)

(۳) الصحیح لمسلم، کتاب الإیمان، باب بیان کون النهی عن المنکر من الإیمان: ۵۱/۱، قدیمی

چاہے تو کرلوں گا، تمہاری بات پر کیوں کرنا ہوگا۔ ایسے شخص کے بارے میں کیا فتویٰ ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

خدا کا حکم سب کو ماننا لازم ہے، کسی کے جی چاہنے پر موقوف نہیں ہے۔(۱) ایسا جواب نہیں دینا چاہئے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند-۱۳/۹/ ۱۳۹۰ھ۔(فتاویٰ محمودیہ:۵/۳۱۳-۳۱۴)

سوتے شخص کو نماز کے لیے جگانا:

سوال: سوتے ہوئے آدمی کو نماز کے وقت جگانا واجب ہے یا نہیں؟ نیز جب نماز کا وقت شروع ہو جائے، تو اس وقت سونا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــ باسم ملهم الصّواب

نماز کا وقت تنگ ہو رہا ہو، تو سوتے ہوئے شخص کو جگانا واجب ہے،(۲) البتہ اگر یہ شخص مریض ہو اور جگانے سے تکلیف کا خطرہ ہو، تو جگانا واجب نہیں، نماز کا وقت شروع ہو جانے کے بعد سونا، اس شرط سے جائز ہے کہ نماز فوت ہونے کا خطرہ نہ ہو، خود بیدار ہو جانے کا یقین ہو، یا کوئی بیدار کرنے والا موجود ہو، وقت نماز سے قبل سونا بہر کیف جائز ہے۔

قال فی الرد:(فرع) لایجب انتباه النائم فی أوّل الوقت،ویجب إذا ضاق الوقت،نقله البیری فی شرح الأشباه عن البدائع من کتب الأصول،وقال:ولم نره فی کتب الفروع،فاغتنمه اهـ.

قلت:لکن فیه نظر لتصریحهم بأنه لایجب الأداء علی النائم اتفاقاً فکیف یجب علیه الانتباه، روی مسلم فی قصة التعریس عن أبی قتادة رضی اللّٰه تعالٰی عنه أنّه صلّی اللّٰه علیه وسلّم قال: "لیس فی النوم تفریط،إنما التفریط أن تؤخر صلاة حتی یدخل وقت الأخری"(إلٰی قوله)فهذا یقتضی أنّه بنومه قبل الوقت لایکون مؤخرًا وعلیه فلایأثم وإذا لم یأثم لایجب انتباهه إذ لووجب لکان مؤخرًا لها و آثمًا، بخلاف ماإذا نام بعد دخول الوقت،ویمکن حمل ما فی البیری علیه. (رد المحتار،کتاب الصلاة،قبیل مطلب فی تعبده الخ:۱/۳۳۲)

وفی صوم الشامیة:ومثل أکل الناسی النوم عن صلوٰة لأن کلا منهما معصیة فی نفسه کما صرحوا أنه یکره السهرإذا خاف فوت الصبح لکن الناسی أوالنائم غیرقادرفسقط الإثم عنهما

---

(۱) ﴿قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُولَ فَاِنْ تَوَلَّوا فَاِنَّمَا عَلَیْهِ مَاحُمِّلَ وَعَلَیْکُمْ مَاحُمِّلْتُمْ وَاِنْ تُطِیْعُوهُ تَهْتَدُوا وَمَاعَلَی الرَّسُولِ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ﴾.(سورةالنور:۵٤)

﴿وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَه یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ﴾.(سورةالنساء:۱۳)

(۲) عن المسور بن مخرمة قال:دخلت علی عمربن الخطاب وهومسجی فقلت:کیف ترونه؟ قالوا: کماتری، قلت:أیقظوه بالصلاة،فإنکم لم توقظوا لشیء افزع له من الصلاة،فقالوا:الصلاة یاأمیر المؤمنین؟ فقال:هااللّٰه إذاً،ولا حق فی الإسلام لمن ترک الصلاة،فصلی وإن جرحه لیبعث دماً.(معجم ابن الأعرابی (ح:٤٠٧)/المعجم الأوسط للطبرانی، من اسمه موسیٰ (ح:۸۱۸۱)/مجمع الزوائد للهیثمی،کتاب الصلاة،باب فی تارک الصلاة (ح:۱٦۳٦)انیس

لکن وجب علٰی من یعلم حالهما تذکیر الناسی و إیقاظ النائم إلاّ فی حق الضعیف عن الصوم مرحمة له. (رد المحتار، باب مایفسد الصوم ومالایفسد: ۳۹۵/۲)

روی أنّه علیه السلام دخل المسجد فرأی نائماً فقال: "یا علی! نبهه لیتوضأ فأیقظه علی، ثم قال علیّ: یا رسول اللّٰه! إنک سباق إلی الخیرات، فلم لم تنبّهه؟ قال: لأنّ رده علیک لیس بکفر، ففعلت ذلک لتخف جنایته لو أبی. (تفسیر کبیر، تفسیر سورة القدر: ۶۲۹/۸) فقط واللّٰه تعالٰی أعلم

۲۸ / شوال ۱۳۸۴ھ۔ (احسن الفتاویٰ: ۲۴/۳)

کسی شرط پر نماز پڑھنے کا حکم:

سوال: ایک شخص نے زید سے کہا کہ 'اگر تم ظہر کی نماز پڑھو گے، تو میں تم کو ایک ہزار روپے دوں گا'، زید نے ظہر کی نماز اسی نیت سے پڑھی، اب سوال یہ ہے کہ زید کی نماز ہوئی یا نہیں، اور وہ ایک ہزار روپے کا مستحق ہوگا یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ حامدًاو مصلیًا

زید کی نماز ہوگئی، البتہ وہ ایک ہزار روپے کا مستحق نہیں ہوگا۔

" قیل لشخص: صل الظهر ولک دینار، فصلی بهذه النیة ینبغی أن تجزئه ولایستحق الدینار. (الدر المختار) (قوله قیل لشخص): قال فی الأشباه: ... لأنه استئجار علٰی واجب، ولایستحق به الأجرة کالأب إذا استأجر ابنه للخدمة لایستحق علیه الأجرة، لأن خدمته واجبة علیه. (الدر المختار: ۲۹٤/۱، هکذا فی الأشباه والنظائر: ۷٦)(۱) فقط واللّٰه تعالٰی أعلم بالصواب

حررہ العبد حبیب اللہ القاسمی۔ (حبیب الفتاویٰ: ۳۴/۲)

(۱) الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاة، فروع فی النیة: ۴۳۸/۱، ۴۳۹. دار الفکر بیروت. انیس

ومنها: ماحکاه النووی عن جماعة من الأصحاب فیمن قال له إنسان: صل الظهر ولک دینار فصلی بهذه النیة أنه تجزئه صلاته ولایستحق الدینار ولم یحک فیه خلافه. (الأشباه والنظائر للسیوطی: ۲۱، الکتاب الأول، دار الکتب العلمیة/الأشباه والنظائر لابن نجیم، السادس فی بیان الجمع بین عبادتین: ۳٤)

لو قال له إنسان: صل الظهر لنفسک ولک دینار فصلاها بهذه النیة أجزأته صلاته ولایستحق الدینار. (المجموع شرح المهذب، مسائل تتعلق بالنیة: ۲۷۹/۳)

ومنها: أن لاینفع الأجیر بعمله فإن کان ینتفع به لم یجز، لأنه حینئذ عامل لنفسه فلایستحق الأجر، ولهذا قلنا: إن الثواب علی الطاعات من طریق الإفضال لا الاستحقاق لأن العبد فیمایعمله من القربات، والطاعات عامل لنفسه، قال سبحانه وتعالیٰ: ﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ﴾ (سورة فصلت: ٤٦) ومن عمل لنفسه لایستحق الأجر علی غیره وعلی هذه العبارة أیضا یخرج الاستئجار علی الطاعات فرضا کانت أو واجبة أو تطوعا، لأن الثواب موعود للمطیع علی الطاعة فینتفع الأجیر بعمله فلایستحق الأجر وعلی هذا یخرج ما إذا استأجر رجلا لیطحن له قفیزا من حنطة بربع من دقیقها أو لیعصر له قفیزا من سمسم بجزء معلوم من دهنه أنه لایجوز لأن الأجیر ینتفع بعمله من الطحن والعصر فیکون عاملا لنفسه. (بدائع الصنائع، کتاب الإجارة: ۱۹۲/٤، دار الکتب العلمیة. انیس)

نماز اور جنازہ کی تعلیم بصورت مکالمہ:

سوال (۱): لوگوں کے سدھار کے لئے مکالمے پیش کر کے اسے عملی شکل دی جائے، تاکہ ذہنوں پر زیادہ اثر انداز ہو، تو کیا یہ جائز ہے؟ ایک مکالمہ میں ''نماز میں امامت'' کا پیش کیا، ایک شخص امامت کے لئے آگے بڑھا، نماز شروع کی، وہ تحریمہ چھوڑ گیا، پچھلے نے کہا ''چل کیا نماز پڑھاتا ہے، میں پڑھاتا ہوں''۔ پھر دوسرا صاحب بھی قراءت میں صریح غلطی کر گیا، جس کو عوام بھی سمجھتے ہیں۔ تیسرے نے اس کو پیچھے کھینچ کر کہا کہ ''تمہارے باپ نے بھی نماز پڑھائی ہے''۔ یہ امام صاحب سجدے میں اتنی دیر پڑے رہے کہ لوگ سر اٹھا کر دیکھنے لگے۔ ایک نے دھکے دے کر کہا'' ارے! اٹھ، تو ہمیں سکھلائے گا، پھر تنہا پڑھ کر چلے گئے۔ اس میں زیادتی یہ کی گئی کہ چوتھے امام نے آکر نماز درست پڑھائی، پھر لوگوں نے پوچھا کہ تم نے کہاں تعلیم پائی؟ اس نے بتایا، پھر اس نے تعلیم دی اور اسے سب نے قبول کیا۔

اسی طرح مسجد چلانے کا مکالمہ یا جنازے کی نماز کے لئے سوائے چند حضرات کے بقیہ لوگوں کے بت کی طرح کھڑے رہنے پر۔

(۲) بے پردگی کی انتہا ہے، اس بناپر ذمہ دار حضرات نے اس کے مکالمے پر توجہ دلائی، کیونکہ عورتیں بالترتیب آگے پیچھے بس، ٹرک، بیل گاڑی وغیرہ چلنے والی سڑک پر ایک دوسرے کے ''جوں'' (جو کپڑے، سروں میں ہوتی ہیں) نکالتی رہتی ہیں، اس حالت میں کبھی چھاتی، کبھی ران بے حیائی کی نظر ہو جاتی ہے۔ یہ مسلم قوم کی مفلسی ہے کہ ایک جنگلی اور ان میں فرق نہیں، حالاں کہ غیر قوم کی عورتیں بازاروں میں جس طرح ہوں، مگر گھروں پر ان کی طرح اپنی تہذیب کے خلاف سمجھتی ہیں، تو کیا ان کی حالت پر ان کے سامنے عملی طور پر ان کی برائی مکالمے کے طور پر لایا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اسی طرح بوڑھے سے لے کر بچوں تک کو گالیاں بکنے پر۔

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدا ومصلیاً

(۱) اس طرح مکالمہ اور عملی طور پر اختیار کرنا نماز کی توہین واستخفاف ہے، اس کی اجازت نہیں۔(۱) صحیح صحیح مسائل جیسے تعلیم الاسلام میں چھپے ہوئے ہیں، ان کا مکالمہ بصورت سوال وجواب کرایا جائے، جس سے مسائل پختہ ہو جائیں، تو درست ہے۔

(۲) اس کی بھی عملی نقل نہ کی جائے کہ یہ تماشہ بن جائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔ ۹/ ۱۳۹۱ھ۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند۔ ۹/ ۱۳۹۱ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۳۱۴/۵-۳۱۵)

(۱) ﴿وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ﴾. (سورة التوبة: ٦٥)

کیا داڑھی منڈا نمازی دوسرے کی نماز صحیح کرسکتا ہے:

سوال: کیا نمازی اپنے دوسرے نمازی بھائی کی نماز میں غلطی کی تصحیح کرسکتا ہے، اگر چہ وہ داڑھی منڈا ہی ہو؟

الجواب

نماز سے باہر اس کو نماز سکھا سکتا ہے اور اس کی غلطی کی اصلاح کرسکتا ہے،(۱) داڑھی منڈانے کا گناہ اپنی جگہ رہے گا۔(۲) (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۱۹۲/۳)

جو افراد اپنے گھر والوں کو نماز کی تاکید نہیں کرتے، وہ سخت گنہگار ہیں:

سوال: ایک عورت، اپنے بھائی، باپ، والدہ اور خاوند کو، اگر انھوں نے اس کو نماز کی تاکید نہ کی ہو، تو دوزخ میں لے جاوے گی، صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب

جو شخص اپنے متعلقین کو زوجہ ہو یا غیر زوجہ، نماز کی تاکید نہ کریں گے باوجود قدرت کے، تو بے شک وہ گنہگار ہیں، مستحق عذاب، مگر جو خدائے تعالیٰ معاف فرمادے۔(۳) واللہ تعالیٰ اعلم

(بدست خاص، ص: ۵۵) (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ۱۴۳)

(۱) عن أبی هریرة قال: إن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم دخل المسجد فدخل رجل فصلی، ثم جاء، فسلم علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فقال: ارجع فصل فإنک لم تصل فرجع الرجل فصلی کما کان صلی، ثم جاء إلی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فسلم علیه، فقال له رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: علیک السلام، ثم قال: ارجع فصل، فإنک لم تصل، حتی فعل ذلک ثلاث مرار، فقال الرجل: والذی بعثک بالحق لأحسن غیره، فعلمنی، فقال: إذا قمت إلی الصلاة فکبر، ثم اقرأ ما تیسر معک من القرآن، ثم ارکع حتی تطمئن راکعاً، ثم ارفع حتی تعدل قائماً، ثم اسجد حتی تطمئن ساجداً، ثم ارفع حتی تطمئن جالساً، وافعل ذلک فی صلاتک کلها. (سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، أبواب تفریع استفتاح الصلاة (ح: ۸۵٦)/سنن الترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی وصف الصلاة (ح: ۳۰۳) انیس)

(۲) عن ابن عمر قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: أنهکوا الشوارب وأعفوا اللحی. (الصحیح للبخاری، کتاب اللباس، باب اعفاء اللحیٰ (ح: ۵۸۹۳)/الصحیح لمسلم، کتاب الطهارة، باب خصال الفطرة (ح: ۲۵۹)/سنن الترمذی، کتاب الأدب، باب ماجاء فی إعفاء اللحیة (ح: ۲۷٦۳) انیس)

(۳) قال اللّٰه تعالیٰ: ﴿وَأْمُرْ أَهْلَکَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾. (سورة طٰه: ۱۳۲)/﴿وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا﴾. (سورة مریم: ۵۵)/﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَکَ الْأَقْرَبِينَ﴾ (سورة الشعراء: ۲۱٤) انیس)

عن أبی هریرة قال: قام رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم حین أنزل اللّٰه تعالیٰ ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَکَ الْأَقْرَبِينَ﴾ قال: یا معشر قریش -أو کلمة نحوها- اشتروا أنفسکم لا أغنی عنکم من اللّٰه شیئاً، یا بنی عبد مناف لا أغنی عنکم من اللّٰه شیئاً یا عباس بن عبد المطلب لا أغنی عنکَ من اللّٰه شیئاً و یا صفیة عمة رسول اللّٰه لا أغنی عنکِ من اللّٰه شیئاً و یا فاطمة بنت محمد سَلِینِی ماشئتِ من مالی لا أغنی عنکِ من اللّٰه شیئاً. (الصحیح للبخاری، باب هل یدخل النساء والولد فی الأقارب (ح: ۲۷۵۳) انیس)

اگر کسی نمازی کے متعلقین نماز نہیں پڑھتے، تو کیا اس کی وجہ سے نمازی پر کوئی جرم عائد ہوگا:

سوال (ا-الف) ایک محلّہ کے مسلمانوں نے یہ انتظام کیا ہے کہ جو شخص کسی وقت کی نماز نہ پڑھے، تو جرمانہ ادا کرے اور تارک الصلوٰۃ کے ساتھ میل جول نہ رکھا جاوے۔ اس محلّہ میں زید خود تو نماز پڑھتا ہے، مگر اس کے متعلقین نماز نہیں پڑھتے، زید سے جب کہا گیا، تو یہ جواب دیا کہ نہیں پڑھتے، تو میں کیا کروں، مجبوری ہے۔ اس سے کہا گیا کہ ترک تعلقات کیجئے، تو زید نے یہ جواب دیا کہ یہ بھی نہیں ہوسکتا، مجبوری ہے۔

(ب) زید کا یہ کہنا کہ مجبوری ہے، قابل معافی ہے یا نہیں؟

(۲) جب کہ زید تارک الصلوٰۃ سے میل جول رکھتا ہے، تو زید کے پیچھے نماز پڑھنا چاہئے یا نہ؟

(۳) زید سے تعلقات رکھے جاویں یا نہیں؟

نمازی بنانے کیلئے مالی جرمانہ جائز ہے یا نہیں:

سوال (۴) نماز پڑھانے کی غرض سے اس قسم کے اثر سے کام لینا، شریعت میں جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

(الف، ب) زید نے اگر نصیحت کی اور انہوں نے نہ مانا، تو زید کے ذمہ مواخذہ نہیں ہے۔

قال اللّٰہ تعالیٰ: ﴿ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرىٰ ﴾. (۱)

وقال تعالیٰ: ﴿ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾. (۲)

(۲) زید کی امامت اس صورت میں مکروہ نہیں ہے، اس کے پیچھے نماز درست ہے۔

(۳) زید سے تعلقات قائم رکھنے میں کچھ گناہ نہیں ہے۔

(۴) نماز کی تاکید اپنی وسعت کے موافق خوب کرنی چاہئے، لیکن جرمانہ مالی جو شرعاً ناجائز ہے، یہ نہ کرنا چاہئے۔ (۳)

---

(۱) سورة بنی إسرائیل، الرکوع: ۲، ظفیر. الآية: ۱۸۔

(۲) سورة النساء، الرکوع: ۱۱، ظفیر. الآية: ۸٤۔

(۳) ”لا بأخذ مال فی المذهب (بحر) وفيه عن البزازية: قيل: يجوز، ومعناه أن يمسكه مدةً لينزجر ثم يعيده له فإن أيس من توبته صرفه إلىٰ مايرىٰ، وفى المجتبى: أنه كان فى ابتداء الإسلام ثم نسخ“. (درمختار)

”(قوله لا بأخذ مال): قال فى الفتح: وعن أبى يوسف: يجوز التعزير للسلطان بأخذ المال، وعندهما وباقى الأئمة: لا يجوز، آه، ومثله فى المعراج، وظاهره أن ذلك رواية ضعيفة عن أبى يوسف، قال فى الشرنبلالية: ولا يفتىٰ بهذا لما فيه من تسليط الظلمة علىٰ أخذ مال الناس“ الخ. (ردالمحتار، باب التعزير، مطلب فى التعزير بأخذ المال: ۲٤٦/۳، ظفير مفتاحى)

ویسے تنبیہ کرنا اور ڈرانا ہر طرح چاہئے اور نہ ماننے پر اس سے انقطاع کر دینا اور ترک تعلق کر دینا مناسب ہے۔(۱) فقط

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند:۲/۲۷-۲۸)

نماز چھوڑنے کی صورت میں اپنے اوپر کچھ لازم کر لینا:

سوال: دو چار آدمیوں نے آپس میں اس بات پر شرط رکھی کہ اگر ہم میں سے کوئی فجر کی نماز چھوڑ دیگا، تو اس پر اتنی رقم جرمانہ عائد ہوگی، پھر اس جمع رقم کو مل کر پارٹی دی جاتی ہے، ایسا کھانا حلال ہے یا حرام؟

ھو المصوب

یہ جرمانہ کی شکل نہیں ہے، تطوع ہے، اس کا کھانا جائز ہے۔(۲)

تحریر: محمد مستقیم ندوی رتصویب: ناصر علی ندوی۔(فتاویٰ ندوۃ العلماء:۳/۳۲۶)

نماز قائم کرنے اور نماز پڑھنے کا کیا فرق ہے:

سوال: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ 'نماز قائم کرو'، جب کہ ہمارے مولوی صاحبان اور علما ہمیشہ اس بات کو یوں کہتے ہیں کہ 'اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز پڑھو'، نہ قرآن شریف میں یہ حکم آیا ہے کہ نماز پڑھو، اور نہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے، جس سے یہ ثابت ہو جائے۔ آپ مہربانی کر کے اس بات کی وضاحت کر دیں کہ نماز پڑھنے اور قائم کرنے میں کیا فرق ہے؟ اور کیا ہم نماز قائم کرنے کے بجائے پڑھیں، تو ثواب ملتا ہے؟

الجواب

نماز قائم کرنے سے مراد ہے 'اس کی تمام شرائط و آداب کے ساتھ خوب اخلاص و توجہ اور خشوع و خضوع کے ساتھ اسے ادا کرنا۔(۳) اسی کو ہماری زبان میں 'نماز پڑھنا' کہتے ہیں، لہٰذا نماز پڑھنے اور ''نماز ادا کرنے'' کا ایک ہی مفہوم ہے، دو نہیں، کیوں کہ جب 'نماز ادا کرنے' یا 'نماز پڑھنے' کا لفظ کہا جاتا ہے، تو اس سے نماز قائم کرنا ہی مراد ہوتا ہے۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل:۳/۱۸۹)

---

(۱) (وتاركها عمدًا مجانةً)أى تكاسلاً فاسق(يحبس حتى يصلى)الخ،وقيل يضرب حتى يسيل منه الدم،الخ.(الدر المختار على هامش ردالمحتار،كتاب الصلوٰة: ۳۲۶/۱،ظفير)

(۲) کیوں کہ جرمانہ کی رقم کا استعمال جائز نہیں ہے۔

أفادفي البزازيةأن معنى التعزير بأخذالمال على القول به إمساك شيء من ماله عنه مدةلينزجر ثم يعيده الحاكم إليه،لايأخذه الحاكم لنفسه أولبيت المال،كمايتوهمه الظلمةإذلايجوز لأحدمن المسلمين أخذمال أحد بغير سبب شرعي.(ردالمحتار،باب التعزير: ٦٢/٤،دارالفكربيروت.انيس)

(۳) قال ابن عباس.رضى اللّٰه عنهما:"وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ"أى يقيمون الصلاة بفروضها.وقال الضحاك عن ابن عباس:" إقامة الصلاة إتمام الركوع والسجود والتلاوة والخشوع والإقبال عليها فيها".وقال قتادة:" إقامة الصلاة المحافظة علىٰ مواقيتها ووضوئها وركوعها وسجودها".وقال مقاتل بن حبان:" إقامتها المحافظة علىٰ مواقيتها وإسباغ الطهورفيها وتمام ركوعها وسجودها وتلاوة القرآن فيها والتشهد والصلوٰة على النبى صلى اللّٰه عليه وسلم فهذا إقامتها".(تفسيرابن كثير: ١٥٨/١،طبع مكتبة رشيدية)

ترک نماز کا دوسروں پر اثر:

سوال: کیا یہ مسئلہ صحیح ہے کہ جس محلّہ میں ایک شخص بے نمازی ہو، اس محلّہ پر ستر مرتبہ خدا کی لعنت ہوتی ہے؟

الجواب ــــــــــــــ حامدا و مصلیاً

لعنت کا تو علم نہیں، البتہ اگر محلّہ والوں کو اس کو نماز پڑھوانے کی قدرت ہو اور وہ نہ پڑھوائیں گے، تو سب وبال میں گرفتار ہوں گے۔(۱) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ محمودیہ: ۳۰۶/۵)

نابالغ بچوں کی عبادتوں کا ثواب والدین کو ملتا ہے:

سوال: نابالغ بچوں کی نماز، روزہ کا ثواب ملتا ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــ

نابالغ بچوں کے نماز، روزے کا ثواب والدین کو ملتا ہے اور بعض علما کے نزدیک اگر بچے افعال کو سمجھ کر ادا کرنے لگیں، تو خود ان کو بھی ثواب ملے گا۔(۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔ (کفایت المفتی: ۴۷۹/۳)

کیا ذکر اللہ فرائض نماز سے بہتر ہے:

سوال: گروہے از صوفیا می گوید کہ ذکر اللہ از جماعت پنجگانہ و دیگر فرائض، اولیٰ و افضل است، اگر بوجہ

(۱) ”عن جرير .رضي الله عنه.قال:سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول:"ما من رجل يكون فى قوم يعمل فيهم بالمعاصى،يقدرون علىٰ أن يغيروا عليه،ولايغيرون،إلا أصابهم الله منهم بعقاب قبل أن يموتوا“.(سنن أبى داؤد،كتاب الخاتم،باب الأمر والنهى:۵۹٦/۲،دارالحديث،ملتان)

”وعن حذيفة بن اليمان رضى الله تعالىٰ عنه عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال:"والذى نفسى بيده لتأمرنّ بالمعروف ولتنهونّ عن المنكر، أوليوشكنّ الله أن يبعث عليكم عذاباً منه عقاباً، فتدعونه فلايستجيب لكم“.(جامع الترمذى،أبواب الفتن عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم،باب ما جاء فى الأمربالمعروف والنهى عن المنكر:۴۰/۲،سعيد)

(۲) عن ابن عباس قال صدررسول الله صلى الله عليه وسلم فلماكان بالروحاء لقى قوماً فقال من أنتم؟ قالوا: المسلمون، قالوا:من أنتم؟قالوا:رسول الله،قال:فأخرجت امرأةصبيامن المحفة فقالت:ألهذاحج،قال نعم ولك أجر.(سنن النسائى،كتاب مناسك الحج،الحج بالصغير(ح: ٢٦٤٨)/الصحيح لمسلم،كتاب الحج،باب صحة حج الصبى وأجر من حج به (ح: ١٣٣٦)/سنن أبى داؤد،كتاب المناسك،باب فى الصبى يحج (ح: ١٧٣٦)/ مسند الإمام أحمد، مسند بنى هاشم،مسند عبدالله بن العباس(ح: ١٩٠١)/موطاالإمام مالك،كتاب الحج،باب جامع الحج (ح: ٩٦١)انيس)

ويكتب للصبى ثواب ماعمله.(تحفةالمحتاج فى شرح المنهاج،ج:٤/ص:٦،داراحياء التراث الإسلامى.انيس)

مشغولیت ذکرواذکار، فریضہ فوت شود، بروے قضانیست، نہ عاصی شود، ازآیۃ کریمہ ﴿إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ، وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ﴾(۱) استدلال می کنند، قول ایشاں صحیح است یانہ؟(۲)

الجواب

ایں قول شان باطل است، چنانچہ درحدیث صحیحین است:۔

وعن ابن مسعود رضى الله عنه قال: سألت النبى صلى الله عليه وسلم "أى الأعمال أحب إلى اللّٰه"؟ قال: "الصلوٰة لوقتها"، قلت: ثم أى، قال: "برالوالدين"، قلت: ثم أى، قال: "الجهاد فى سبيل اللّٰه". (الحديث)(۳)

وقال اللّٰه تعالٰى: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى﴾.(۴)

وباتفاق امت نماز فرض قطعی است، وذکراللہ علاوہ نماز وغیرہ ازمستحبات است، واتفاق است کہ فرض افضل است ازمستحبات، ومعنی آیۃ ایں است کہ نماز چونکہ متضمن ذکراللہ است، لہذا افضل است ازغیرآں ازعبادات۔(۵)

قال فى الكمالين: "فالصلوٰة لماكانت كلها مشتملة بذكر اللّٰه تعالٰى تكون أكبر"، الخ.(۶)

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۲/۲۸)

نماز وجہاد میں افضل کون ہے:

سوال: جہاد افضل ہے، یا دورکعت نمازِ فجر باجماعت؟

(۱) سورة العنكبوت:۴۵۔

(۲) (ترجمہ) صوفیا کی ایک جماعت کہتی ہے کہ ذکراللہ، پنجگانہ جماعت اوردیگرفرائض سے اولیٰ اورافضل ہے، اگرذکرواذکارکی مشغولیت کی وجہ کرفرض نماز فوت ہوجاوے، تواس پرقضانہیں اورنہ وہ گنہگارہوگا، آیت کریمہ ''إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى'' الآية، سے استدلال کرتے ہیں، کیاان کاقول صحیح ہے یانہیں؟ انیس

(۳) مسند ابن الجعد، شعبة عن الوليدبن العيزاربن حريث (ح: ۴۷۰)/مسند الإمام احمد، مسندالمكثرين من الصحابة، مسندعبداللّٰه بن مسعود(ح:۳۹۹۷)/الصحيح لمسلم، باب بيان كون الإيمان باللّٰه عزوجل (ح:۸۵)انيس)

(۴) سورة البقرة، الركوع: ۳۱، ظفير. الآية:۲۳۸۔

(۵) ترجمہ جواب: ان کاقول باطل ہے، جیساکہ صحیحین کی حدیث میں ہے۔''أى الأعمال أحب إلى اللّٰه الخ''، اوراللہ تعالیٰ کا قول بھی ہے کہ ''حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ'' الآية اورامت کااتفاق ہے کہ نماز فرض قطعی ہے، اورنماز کے علاوہ دیگرذکراللہ مستحبات میں سے ہیں، اوراس پربھی اتفاق ہے کہ فرض مستحبات سے افضل ہے، اورآیت کامعنی یہ ہے کہ نماز چونکہ ذکراللہ کوشامل ہے، اس لئے وہ دوسری عبادات سے افضل ہے، جیساکہ جلالین کی تفسیرکمالین میں ہے کہ نماز چونکہ ذکراللہ پرمشتمل ہے، اس لئے وہ تمام عبادتوں میں اعظم ہے۔انیس

(۶) على حاشية تفسير الجلالين: ص:۳۳۹.

وفى عبارة أبى السعود: "وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ" أى الصلوٰة أكبرمن سائر الطاعات.(أيضًا، ص:۳۳۸، ظفير)

الجواب ــــــــــــــــــ حامدا و مصلیاً

جہاد مستقلاً مقصود نہیں، بلکہ یہ اعلائے دین کا ذریعہ ہے، جیسا کہ قرآن پاک کی آیت ﴿اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنَّاھُمْ فِی الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلٰوۃَ﴾ الخ. (۱) سے مستفاد ہوتا ہے کہ ''اگر ہم اقتدار اور تسلط اپنے بندوں کو عطا فرمائیں، تو اس تسلط کے نتیجہ میں (وہ کیا کام کریں گے؟) اقامت صلوٰۃ کا فریضہ ادا کریں گے''۔ اس سے معلوم ہوا کہ اقامتِ صلوٰۃ تو اصل مقصود ہے اور اقتدار و تسلط اس کے لئے ذریعہ ہے۔ (۲)

جو شخص اصل مقصود کو ترک کرتا ہے اور آلات میں مشغول ہوتا ہے، وہ قلبِ موضوع کرتا ہے۔ یہ بھی سوچئے کہ جہاد فرض کفایہ ہے، کہ کچھ لوگ اس میں شرکت کریں، کچھ شرکت نہ کریں اور مقصود حاصل ہو جائے، تو یہ کافی ہے۔ (۳)

اور اقامت صلوٰۃ فرض عین ہے، جو ہر مکلّف کو کرنا ہے۔ (۴) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔ ۲۹/۷/۱۴۰۶ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۳۰۵/۵-۳۰۶)

---

(۱) سورۃ الحج: ۴۱۔

(۲) قال عثمان بن عفان: فينانزلت: ﴿اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ...الخ﴾ فأخرجنامن ديارنابغيرحق، إلاأن قلنا: ربنااللّٰه، ثم مكنا في الأرض، فأقمناالصلاة، وآتيناالزكاة، وأمرنابالمعروف، ونهيناعن المنكر، ولله عاقبة الأمور. (تفسير القرآن العظيم لابن كثير، تفسير سورة الحج، تفسير قوله تعالى: اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ: ۴۳۶/۵، دارطيبة. انيس)

"إن المواظبة على أداء فرائض الصلوٰة، وأخذ النفس بها في أوقاتها على ما هو المراد من قوله: "الصلوٰة على ميقاتها أفضل من الجهاد". ولأن هذه فرض عين وتكرر، والجهاد ليس كذلك، ولأن افتراض الجهاد ليس إلا للإيمان وإقامة الصلوٰة، فكان مقصودًا وحسناً لغيره، بخلاف الصلوٰة حسنة لعينها، وهي المقصودة منه"، الخ. (فتح القدير، كتاب السير: ۱۸۸/۵، رشيدية)

عن معاذبن جبل:... إنماأمرت أن أقاتل الناس حتى يقيمواالصلاةويؤتواالزكاةويشهدواأن لاإله إلااللّٰه، وحده لاشريك له وأن محمداعبده ورسوله فإذافعلواذلك فقد اعتصمواوعصموادماء هم وأموالهم إلابحقهاوحسابهم على اللّٰه عزوجل، وقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم والذى نفس محمد بيده ماشحب وجه ولااغبرت قدم في عمل تبتغى فيه درجات الجنة بعدالصلاة المفروضة كجهادفي سبيل اللّٰه ...الخ. (مسند الإمام احمد، مسند الأنصار، مسند معاذبن جبل (ح: ۲۱۶۱۷) مسند البزار، مسندمعاذبن جبل (ح: ۲۶۶۹) انيس)

(۳) "هو فرض كفاية ابتداءً، إن قام به البعض سقط عن الكل، وإلا أثموا بتركه". (التنويرمتن الدرعلى صدرالرد، كتاب الجهاد، مطلب المرابط لايسأل في القبر كالشهيد: ۱۲۲/۴، سعيد)

(۴) "هي فرض عين على كل مكلف". (التنويرمتن الدرعلى صدرالرد، كتاب الصلاة: ۳۵۱/۱، سعيد)

﴿وَاَنْ اَقِيْمُواالصَّلَاةَوَاتَّقُوْهُ وَهُوَالَّذِىْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ﴾. (سورةالأنعام: ۷۲)

﴿اِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًامَّوْقُوْتًا﴾. (سورةالنساء: ۱۰۳)

عن ابن عباس قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم...: أن اللّٰه قدفرض عليهم خمس صلوات في كل يوم وليلة...الخ. (الصحيح للبخارى، كتاب الزكاة، باب أخذ الصدقة من الأغنياء، (ح: ۱۴۲۵)/ الصحيح لمسلم، كتاب الإيمان، باب الدعاء إلى الشهادتين شرائع الإسلام (ح: ۱۹)/ الصحيح لابن خزيمة (ح: ۲۲۷۵)

على فرضية الصلاة، اجماع الأمة. (بدائع الصنائع، كتاب الصلاة: ۹۰/۱، دارالكتب العلمية. انيس)

کیا پہلے اخلاق کی درستی ہو، پھر نماز پڑھنی چاہیے:

سوال: آج کل لوگوں کا خیال ہے کہ پہلے اخلاق درست کئے جائیں، پھر نماز پڑھنی چاہیے۔

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ

یہ خیال درست نہیں، بلکہ خود اخلاق کی درستی کے لیے بھی نماز ضروری ہے،(۱) اور شیطان کا چکر ہے کہ وہ عبادت سے روکنے کے لیے ایسی الٹی سیدھی باتیں سمجھاتا ہے، مثلاً: یہ کہہ دیا کہ جب تک اخلاق درست نہ ہوں، نماز کا کیا فائدہ؟ اور شیطان کو پورا اطمینان ہے کہ یہ شخص مرتے دم تک اپنے اخلاق درست نہیں کر سکے گا، لہٰذا نماز سے ہمیشہ کے لیے محروم رہے گا، حالانکہ سیدھی بات یہ ہے کہ آدمی نماز کی پابندی کرے اور ساتھ ساتھ اصلاح اخلاق کی کوشش کرے،(۲) نماز چھوڑ کر اخلاق کی اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے؟ (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۱۹۰/۳)

☆☆☆

(۱) ﴿وَاَقِمِ الصَّلَاةَ اِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ﴾.(سورة العنكبوت: ٤٥)

يعني أن الصلاة تشتمل على شيئين على ترك الفواحش والمنكرات،أي إن مواظبتها تحمل على ترك ذلك.(تفسير القرآن العظيم لابن كثير،تفسير سورة العنكبوت: ٢٨٠/٧،دار طيبة)

عن ابن عباس، قوله: ﴿ اِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ...الخ.﴾ يقول: في الصلاة منتهى ومزدجر عن معاصي الله.(تفسير الطبري،تفسير سورة العنكبوت: ٤١/٢٠،دار المعارف)

﴿اِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ يعني مادام العبد يصلي لله عزوجل انتهى عن الفحشاء والمنكر ويقال ﴿وَاَقِمِ الصَّلَاةَ﴾ يعني أد الصلاة الفريضة في مواقيتها بركوعها وسجودها والتضرع بعدها﴿اِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ﴾ يعني إذا صلى العبد لله صلاة خاشع يمنعه من المعاصي لأنه يرق قلبه فلا يميل إلى المعاصي.(بحر العلوم للسمرقندي: ٦٣٥/٢.انيس)

(۲) ﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰاهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰاهَا﴾.(سورة الشمس: ٩-١٠)

يحتمل أن يكون المعنى قد افلح من زكى نفسه ، أي بطاعة الله كما قال قتادة،وطهرها من الأخلاق الدنيئة والرذائل.(تفسير القرآن العظيم لابن كثير،تفسير سورة الشمس: ٤١٢/٨)انيس)

عن أبي ثعلبة الخشني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إن أحبكم إليَّ وأقربكم مني في الآخرة محاسنكم أخلاقاً،وإن أبغضكم إلي وأبعدكم مني في الآخرة مساوئكم أخلاقاً،الثرثارون المتفيقهون المتشدقون.(مسند الإمام أحمد،حديث أبي ثعلبة الخشني (ح: ١٧٧٣٢)/سنن الترمذي،كتاب البر والصلة،باب ماجاء في معالي الأخلاق(ح: ٢٠١٨)/المعجم الكبير للطبراني،مكحول عن ثعلبة (ح: ٥٨٨)انيس)

عن عائشة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من أكمل المؤمنين إيماناً أحسنهم خلقاً وألطفهم بأهله.(المستدرك للحاكم،كتاب الإيمان،من أكمل المؤمنين إيماناً أحسنهم خلقا(ح: ١٧٨)/سنن الترمذي،كتاب الإيمان،باب ماجاء في استكمال الإيمان وزيادته ونقصانه (ح: ٢٦١٢) انيس)